بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۲ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۱۲ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے

دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر ہو سکتا ہے

"دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے۔ اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کرونگا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہو سکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے۔ دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں۔ مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا ہے) نے ہمارے لئے قربانی دے دی ہے۔ انہوں نے اس پر بھروسہ کر لیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اٹھا لئے ہیں۔ پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کے لئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازش کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ واری اور جواب دہی کو سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمہ تصور کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا۔ اس نے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اٹھا لئے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمہ کوئی جواب دہی نہیں تو اس کے دل میں تحریک کس طرح ہوگی۔ اس نے اور شے پر بھروسہ کر لیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دعا کا طریق ہے وہ دور چلا گیا ہے۔

غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ اس کے دل میں وہ رقت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہو سکتی اور کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہو سکتے وہ دعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جونوں کے چکر میں جانا ضروری ہے اور بیل، گھوڑا، گدھا، گائے، کتا، سؤر وغیرہ بننا ہے۔ وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۶۱ تا ۶۳)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۱ اگست۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم عبدالمنان صاحب دہلوی افسر حفاظت کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کل مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء بروز سہ شنبہ پانچ بجے سہ پہر بعمر قریباً ۸۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۱ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت مخلص اور فدائی احمدی اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کے پسماندگان میں سات فرزند اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ آج مورخہ ۱۱ اگست کو نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں ادا کی جائیگی اور بعد ازاں تدفین عمل میں آئے گی۔ احباب جماعت بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ ربوہ ۱۱ اگست۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر مشرقی افریقہ جانے کے لئے کل مورخہ ۱۲ بروز جمعرات ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو رہے ہیں۔ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اعظم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قریباً ایک ماہ سول ہسپتال سرگودھا میں علاج کے بعد ۵/۸ کو بذریعہ ٹرین بخیریت ربوہ واپس آ گئے ہیں۔ بیماری میں پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محمد اسلم ایاز ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۶ء

الٹی کھوپڑی کس کی ہے؟

ایک ہفت روزہ جریدہ میں الٹی کھوپڑی کے زیر عنوان حسب ذیل عبارت شائع ہوئی ہے:۔

"لاہور کی ایک سڑک پر کسی مجلس کی جانب سے ایک اشتہار نظر سے گزرا۔ عنوان تھا ختم نبوت کے دو نظریئے"۔ اس کے نیچے الٹی کھوپڑی سے عجیب منطق گھڑی گئی تھی کہ ختم نبوت کا ایک نظریہ تو یہ ہے کہ حضور اکرمؐ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد آپ کی امت میں کوئی نبی پیدا ہوگا۔ اور چشمہ نبوت کا فیضان ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرا نظریہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں کی مہر ہیں۔ آپ کے بعد اپنی مستقل حیثیت میں کوئی بھی نبی نہیں آئے گا بلکہ آپ کے نور سے فیض پا کر آپ کے غلاموں میں اتنی نبی پیدا ہوتے رہیں گے۔ پھر اس کے بعد عقل و ایمان کو ذبح کر دیا گیا تھا۔ دوستو عزیز و تعصب سے بالاتر ہو کر سوچو خاتم النبیین کی ارفع شان کس میں ہے۔ کیا ان کا وجود جامد و ساکت رہے یا اس میں سے نبوت کی نئی نئی شاخیں پھوٹیں۔ اور آپ کے غلام سے فیضیاب ہوں۔

میں سوچنے لگا یہ عجیب و غریب لوگ اپنے نظریات کی تشہیر کے لئے کیسے مجہولانہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ آخر مسلمانوں میں کون ایسا ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ آنحضرتؐ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ روحانی فیض و ہدایت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ وہ تو ہر قدم پہ قرآن و سنت رسول کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتا ہے اور براہ راست اس سے فیض اٹھاتا ہے۔ اور اس حقیقت سے بھی آگاہ ہے کہ اب نبی آخرؐ کے مشن کو پھیلانے کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔ اس میں کسی زید بکر کی تخصیص نہیں۔"

(رضوان ۸ ۶۵ء)

لکھنے والے دوست نے یہ تو بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ ہر مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ قرآن و سنت رسول اللہ اس کے لئے مشعل راہ ہے۔ مگر ہم اس بات کو مشتبہ سمجھتے ہیں کہ

نبی آخرؐ کے مشن کو پھیلانے کی
ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے
اس میں کسی زید بکر کی تخصیص نہیں

کیونکہ یہ فقرہ قرآن کریم کی تعلیم اور سنت رسول اللہؐ کے مطابق نہیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآن و سنت کا فیض و ہدایت آگے پہنچائے مگر یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ ہر مسلمان خود قرآن و سنت سے مستفیض ہے۔ اور وہ قرآن و سنت کا وہی مفہوم لیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ان صحابہ کرامؓ نے جن کی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے براہ راست تربیت کی تھی لیا تھا۔ بلکہ ہم تو یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے تمام عرب یکساں طور پر فیض یاب ہوئے تھے؟ کیا اس وقت بھی خود مسلمان کہلانے والوں میں کالی بھیڑیں موجود نہیں تھیں کیا یہ درست نہیں ہے کہ جب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ میں اختلاف پیدا ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں خوارج نے ظہور کیا۔ تو خوارج کے نعرہ ان الحکم الا للّٰہ پر سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا کہ کہتے تو وہ ٹھیک ہیں مگر اس کا مفہوم غلط لیتے ہیں؟

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ قرآن و سنت کے مختلف مفہوم سے اسلام میں ہزاروں مختلف فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو کافر مرتد اور واجب القتل گردانتے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے عقیدہ کے ثبوت میں قرآن و سنت رسول اللہ ہی کو پیش کرتا ہے۔

آج بھی قرآن و سنت رسول اللہ واقعی موجود ہیں۔ قرآن میں واقع آج تک ایک نقطہ کی بھی تحریف نہیں ہوئی الآیہ کہ اب ہم یہ سنتے ہیں کہ یہودیوں نے قرآن کریم کا ایک ایڈیشن شائع کیا ہے۔ جس میں سے نہ صرف بعض آیات اللہ نکال دی گئی ہیں۔ بلکہ بعض آیات کے الفاظ تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ یہودیوں کی یہ جسارت یقیناً کام نہ ہوگی۔ اور ان کو اس شوخی کی سخت سزا ملے گی۔ اور ان کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ تاہم مسلمانوں کے پاس تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کے صحیح ایڈیشن موجود ہیں شروع ہی سے موجود رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک موجود رہیں گے۔ اور سنت رسول اللہ بھی موجود ہے اور رہے گی۔ مگر کیا ہمارے یہ دوست بتا سکتے ہیں۔ کہ قرآن و سنت رسول اللہ کا آج تک بلا تحریف موجود رہنے نے مسلمانوں میں قرآن و سنت کے مختلف مفہوم سے کر مختلف بالکل متضاد فرقوں میں بٹ جانے کو روک لیا ہے۔

قرآن و سنت رسول اللہ کی موجودگی میں آج مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ ہمارے دوست کو چاہیئے کہ وہ اسی جریدہ کے جس میں آپ نے مندرجہ بالا عبارت شائع کی ہے۔ گزشتہ دو تین مہینوں کے اداریئے ملاحظہ فرمائیں اور یقیناً ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ آپ کے اس خود ساختہ اصول نے کہ قرآن و سنت موجود ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان پر نبی آخرؐ کے مشن کو پھیلانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کسی زید بکر کی تخصیص نہیں کیا گل کھلائے ہیں؟

عام مسلمانوں کو تو چھوڑیئے۔ وہ تو بے چارے بے علمی کی وجہ سے مجبور ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود عبارت نویس اپنے اس مضمون میں اپنا ہی لکھا ہوا نوٹ بعنوان عید میلاد پڑھ لیں۔ آپ نے کیا نہیں فرمایا کہ

"شہر کے بیشتر محلوں میں ایسی ہوائی انجمنیں قائم ہیں جو سال بھر تو کہیں نظر نہیں آتیں۔ ہاں عید میلاد النبی یا کسی بزرگ کے عرس کا موقعہ آیا۔ تو راتوں رات سرگرم عمل ہو جاتی ہیں۔ محلے کے خوش عقیدہ اور بے فکرے نوجوان ہیں کاپی اور قلم پکڑ کے گھر گھر سے چندہ اکٹھا کرتے ہیں۔ اور پھر ان پیسوں سے مذہبی تقریبوں کے نام پر دھوم دھڑکے اور کھانے پینے کا سامان فراہم کر لیتے ہیں۔

اب کی دفعہ عید میلاد النبی کی تقریبات کھینچ تان کر ہفتوں جاری رہیں۔ ہمارے محلہ کی ایک ایسی ہی انجمن نے پوری آبادی سے چندے کی ایک کثیر رقم فراہم کر کے پچھلے ہفتے جشن میلاد منایا۔ جھنڈیوں، محرابوں اور رنگ برنگے قمقموں سے مین بازار کو سجایا گیا۔ اور ایک مولوی صاحب کو بھاری فیس ادا کر کے تقریر کی زحمت دی گئی۔ ان کا شام کا کھانا بھی انجمن کے ذمہ تھا۔ مرغ کی دعوت ہوئی اور مولوی صاحب اسے پورا ڈکار کر سٹیج پر تشریف لائے آتے ہی تو وہ بشرا در اور حاضر و غائب سے بڑھ چڑھ گئے۔ جوش خطابت کا دریا بہنے لگا اور تقریب کے دوران میں اپنی تصنیف کردہ ایک کتاب انوار الحق (جو موضوع حدیثوں اور عجیب و غریب حکایتوں کا مجموعہ تھی) لوگوں میں بیچنی شروع کر دی۔ مرد سامعین میں جب اس کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہ ہوئی۔ تو اسے خواتین کے کیمپ بھیجا گیا۔ ادھر مولوی صاحب نے اسٹیج سے خواتین کی غیرت ملی کو ابھارا لیکن وہاں بھی سوائے ایک خاتون کے اور کوئی اسے خریدنے کی ہمت نہ کر سکی۔ رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے اور دوسرے محلوں سے آئے ہوئے لوگ رخصت ہو گئے۔ لیکن مولوی صاحب کے اندر تازہ مرغا پوری قوت سے بول رہا تھا۔ اور وہ دانستہ تقریر کو طول دیئے جا رہے تھے۔ تاکہ رات یہیں قیام کر سکیں۔ اور صبح تقسیم ہونے والے بھنڈارے میں اپنا حصہ لگا کر رخصت ہوں۔"

رات کے ڈیڑھ بجے جب دریوں پر بیٹھے ہوئے بچے پیر پھیلا کر لیٹ گئے اور کرسئی صدارت پر بیٹھے ہوئے ڈی بی ممبر کی گردن لڑھک گئی تو ناچار انہوں نے تقریر ختم کی اور وہیں کہیں اپنا ڈیرا بھی جما دیا۔ صبح اتوار تھا میں گھر سے قدرے دیر سے باہر نکلا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب خوب کھا پی کر رخصت ہو چکے ہیں"۔

(رضوان ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء)

یہ سب کچھ قرآن و سنت رسول اللہ کی موجودگی میں نہیں ہو رہا۔ یہ تو خیر عام مولوی لوگ ہیں۔ معمولی علماء حضرات کو بھی نظر انداز کر دیجئے۔ حضرت بڑے بڑے جید کہلانے والے اہل علم حضرات کو ہی لیجئے۔ اور دیکھئے کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی موجودگی میں اگر ایک مشرق کو جا رہا ہے تو دوسرا مغرب کو۔ تیسرا شمال اور چوتھا جنوب کو۔

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

مولوی صدر الدین صاحب امیر غیر مبائعین کچھ تو خوفِ خدا سے کام لیں

بغض و کینہ اور اشتعال انگیزی کی حد کر دی

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

(۱)

جناب مولوی صاحب! آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر موعود فرزند دلبند گرامی اور جماعتِ احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بارے میں سخت افترا پردازی اور انتہائی شر بازی کرتے ہوئے محض ہمارے دلوں کو مجروح اور دوسرے لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے اپنے خطبہ جمعہ میں الفاظِ ذیل لکھے ہیں:۔

"ایک اور شخص کو میں نے اپنے ملک میں دیکھا ہے جو کعبۃ اللہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ابرہہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ ابرہہ تو خانہ خدا کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتا تھا جو بعد میں بھی تعمیر ہو سکتا تھا لیکن اس شخص نے ایک اور کید (باریک تدبیر) کی ہے وہ یہ کہ دماغوں میں ایسی بات بٹھا دی جائے جس کی وجہ سے خانہ خدا کی عزت و احترام لوگوں کے دلوں سے اُٹھ جائے جب کعبۃ اللہ کی تعظیم دلوں میں باقی نہ رہے گی تو کوٹھا نہ بھی مسمار کیا جائے تو بھی وہ مسمار شدہ سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ تدبیر ابرہہ اور چنگیز کی تدبیر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس شخص نے وعظ کیا کہ کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے"!

(پیغام صلح ۹؍ جون ۶۵ء صفحہ ۹)

مولوی صاحب! آپ نے افترا کیا ہے کہ (۱) حضرت امام جماعت احمدیہ کعبۃ اللہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا آپ اپنے اس افترا کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟ (۲) یہ بھی آپ کا محض جھوٹ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کوئی "باریک تدبیر" کی ہے "جس کی وجہ سے خانہ خدا کی عزت و احترام لوگوں کے دلوں سے اُٹھ جائے"! کیا یہ اسی قسم کا ناپاک اتہام نہیں جس قسم کا جھوٹا اتہام معاند علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کے اس شعر کی وجہ سے لگاتے تھے کہ ؎

"زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے"

(درثمین صفحہ ۵۲)؟

(۳) مولوی صاحب! آپ نے نہایت ہی خطرناک افترا یہ کیا ہے کہ اس شخص نے وعظ کیا کہ "کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے"۔ گویا آپ یہ الزام لگا رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ لوگوں کو حج کعبۃ اللہ سے روکتے ہیں (العیاذ باللہ)۔ میں حیران ہوں کہ آپ نے آخرت کے مواخذہ سے بے نیاز ہو کر منبر پہ چڑھ کر کس طرح اتنا بڑا جھوٹ بول دیا ہے؟ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تو تحریر فرمایا ہے:۔

(۱) "حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ میں سمجھتا ہوں آجکل کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے"!

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۳۳)

(۲) "حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے اور مناسکِ حج کو پوری طرح بجا لاتا ہے تو اسکی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ جاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں"۔

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۳۳)

(۳) "کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اسے پورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی کوشش کریں"۔ (تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۳۵)

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب نے اپنی الزام تراشی میں انتہائی ظلم کیا ہے انہیں جلد توبہ کرنی چاہیئے

(۲)

مولوی صاحب! اخبار پیغام صلح ۴؍ اگست ۶۵ء میں آپ کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے حقیقۃ الرؤیا تقریر کا ادھورا اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس جگہ بھی آپ کے پیش کردہ الفاظ "کعبۃ اللہ کا دُودھ خشک ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرو گے" قطعاً اور ہرگز موجود نہیں ؏

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

ہاں مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کے دودھ کا جو ذکر اس تقریر میں ہے اس سے صرف یہ مراد ہے کہ اس وقت وہاں پر روحانی اور دینی تعلیم کا انتظام نہیں وہاں پر اب اشاعتِ اسلام کے لئے مبلغین تیار کرنے کا نظام موجود نہیں۔

مولوی صاحب! خوفِ خدا سے کام لے کر آپ پورا حوالہ پڑھیں گے تو آپ کو خود تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہاں پہ صرف مکہ و مدینہ میں روحانی دینی تعلیم اور تبلیغی جدوجہد کے لئے مبلغین تیار کرنے کے نظام کے نہ ہونے کا تذکرہ ہے اسی لئے آخر میں فرمایا ہے کہ:۔

"پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ بار بار یہاں آ کر تعلیم حاصل کرو"۔ (حقیقۃ الرؤیا صفحہ ۴۲ طبع اوّل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی یہ تحریک کہ احمدی بار بار قادیان آئیں اور دینی تعلیم اور روحانی تربیت حاصل کریں کیونکہ ایسے زریں موقعے بعد میں نہیں ملا کرتے دراصل اللہ تعالیٰ کے اسی حکم کی تعمیل کی کوشش ہے جو بایں الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہام ہوا تھا کہ:۔

"آسمان سے بہت دودھ اترا ہے محفوظ رکھو"! (تذکرہ صفحہ ۴۵۲)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تحریک کو "علم دین سیکھنے کا بہترین طریق" کے عنوان سے درج فرمایا ہے۔ پس حقیقۃ الرؤیا کا حوالہ صرف اتنا مطلب رکھتا ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسیح موعودؑ کو قادیان میں مبعوث فرما کر روحانی علوم سیکھنے کا جو انتظام فرمایا ہے وہ مکہ و مدینہ میں موجود نہیں ہے اور کچھ عرصہ کے بعد یہاں بھی نہ رہے گا۔ اسلئے جماعت کے دوستوں کو اس سے جلد فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ الہام "وقالوا لولا نزل علی رجل من القریتین عظیم" پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے کیونکہ مہدی معہود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمینِ اسلام ہے"!

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۲ حاشیہ)

مولوی صاحب! کتنے ظلم اور اندھیر کی بات ہے کہ اس سادہ سے بیان کی وجہ سے آپ یہ الزام لگاتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خانہ کعبہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ دلوں سے بیت اللہ کی عظمت کو اٹھانا چاہتے ہیں اور آپ لوگوں کو حج سے منع کر رہے ہیں۔ حیرت اور تعجب ہے کہ آپ کے بغض و عناد نے آپ کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ کعبۃ اللہ کی برکات اپنی جگہ پر ہیں جن میں کبھی زوال نہ آئے گا چنانچہ اسی حقیقۃ الرؤیا کے صفحہ ۳۳-۳۴ پر حج کی تحریک موجود ہے لیکن مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کا روحانی تعلیمگاہ ہونا اور اشاعتِ اسلام کے لئے مبلغین و مجاہدین کی تیاری کا مرکز ہونا دوسری بات ہے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مرکزِ خلافت مکہ و مدینہ کی بجائے کوفہ کو مقرر کر لیا تھا اس وقت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

دیکھئے ابھی حال ہی میں اسی سال حج کے موقعہ پر مکہ شریف میں رابطۃ العالم الاسلامی کا جو اجتماع ہوا اس میں بڑے غور و خوض کے بعد تجویز ہوئی ہے کہ :۔

"مکہ یا مدینہ میں تبلیغ و ارشاد
کا ایک مرکزی ادارہ قائم
کیا جائے جس کا کام اسلام
کے مبلغ تیار کرنا ہو"

ایک دوسری قرار داد میں کہا گیا ہے کہ :۔

"حرمین شریفین (مکہ و مدینہ)
کو اس ارشاد کا مرکز ہدایت
اور کل عالم کے لئے نور اسلامی
کا منبع و مصدر ہونا چاہیئے"
(رسالہ فکر و نظر کراچی
جولائی ۶۵ء صفحہ ۹۳، ۹۴)

ظاہر ہے کہ ان تجاویز کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کعبۃ اللہ کی برکات موجود نہیں ہیں بلکہ ان کا مدعا صرف یہ ہے کہ مکہ میں اشاعت اسلام کے لئے مبلغین کی تعلیم کا مرکز موجود نہیں ہے اسے معرض وجود میں لایا جائے۔ بعینہٖ اسی مفہوم کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے دوسرے الفاظ میں ادا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تعلیم اسلام کا جو انتظام قائم ہوا ہے اس سے استفادہ کی طرف توجہ دلائی ہے کیا کسی احمدی کی نظر میں یہ قابلِ اعتراض ہو سکتا ہے؟

علاوہ ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تو اپنی اسی تقریر میں حصولِ روحانیت کی تاکید کرتے ہوئے ظاہری ارکانِ اسلام کی پابندی بھی ضروری قرار دی ہے۔ ان ارکان میں آپ نے حج کا بھی ذکر فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں :۔

"محض نماز روزہ کے مسئلے
جاننے سے دین کا علم نہیں
آجاتا اور نہ ان مسائل کے
جاننے سے اس وقت تک
کوئی فائدہ ہو سکتا ہے
جب تک کہ انسان روحانیت
کا علم نہ سیکھے۔ نماز۔ روزہ
حج۔ انبیاء۔ فرشتے۔
جنت دوزخ وغیرہ امور
ظاہری شریعت سے ہیں
ان کے ساتھ جب تک روحانیت
کا علم نہ ہو جو تصوف کہلاتا
ہے اس وقت تک ظاہری
علم سے کوئی فائدہ نہیں
ہو سکتا۔ اور نہ کوئی عالم دین
کہلا سکتا ہے"۔ (حقیقۃ الرؤیا صفحہ ۴۳، ۴۴)

کیا اس تصریح کے باوجود جو اسی تقریر میں موجود ہے مولوی صدرالدین صاحب کا اعتراض دیانتداری پر مبنی قرار پا سکتا ہے؟

مولوی صاحب! آپ آج کہتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ لوگوں کو حج بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر حضور نے فرمایا ہے کہ :۔

"بیت اللہ کو خدا تعالیٰ
نے حج کے لئے چنا جس کے
سوا اب دنیا میں قیامت
تک اور کوئی حج کی جگہ
نہیں"۔ (الفضل ۳ ستمبر ۳۵ء)

نیز آپ نے ان احراریوں سے مباہلہ کرنے کے لئے اعلان فرمایا جنہوں نے ایسا ناپاک الزام لگایا تھا۔ حضور کا صرف ایک حوالہ درج کرتا ہوں۔ فرمایا :۔

"خانہ کعبہ، مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے متعلق جو ہمارے
جذبات ہیں وہ دوسروں
کی نسبت بہت زیادہ سخت
ہیں اور اگر اس میں کسی کو
شبہ ہو تو میں اس کے لئے
بھی وہی تجویز پیش کرتا ہوں
جو پہلے امر کے متعلق پیش کر چکا
ہوں کہ اس قسم کا اعتراض
کرنے والے آئیں اور ہم سے
مباہلہ کریں۔ ہم کہیں گے کہ
اے خدا مکہ اور مدینہ کی
عظمت ہمارے دلوں میں قادیان
سے بھی زیادہ ہے ہم ان
مقامات کو مقدس سمجھتے اور
ان کی حفاظت کے لئے اپنی
ہر چیز قربان کرنے کیلئے
تیار ہیں۔ لیکن اے خدا اگر ہم
دل سے یہ نہ کہتے ہوں بلکہ
جھوٹ اور منافقت سے کام
لے کر کہتے ہوں اور ہمارا اصل
عقیدہ یہ ہو کہ مکہ اور مدینہ
کی کوئی عزت نہیں یا قادیان
سے کم ہے تو تُو ہم پر اور
ہماری بیوی بچوں پر عذاب
نازل کر"
(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء
صفحہ ۷، ۱۰)

مولوی صدرالدین صاحب! اب آپ مطلع فرمائیں کہ کیا آپ رجوع الی الحق فرماتے ہیں اور اپنی غلط بیانی کا اعتراف کرتے ہیں یا آپ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین ۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آخر سوچئے تو سہی کہ آج ہر دردمند مسلمان بزبانِ اقبال یہی نہیں پکار رہا کہ ؎

کعبہ بھی ایک رسولؐ ایک ہے قرآن بھی ایک
کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

اور پھر اقبال ہی نے نہیں کہا ہے کہ ؎

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

ہمارا سوال ہے کیا اب بھی متین فکری صاحب کا یہی خیال ہے کہ ہر کوئی مسلمان قرآن و سنت کی موجودگی میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے؟

آخر یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ کہ آج قرآن کریم و سنت رسول اللہ کی موجودگی میں مودودی صاحب کچھ راگ گا رہے ہیں اور امین احسن صاحب اصلاحی کچھ لے آلاپ رہے ہیں۔ کوثر نیازی صاحب "من چہ مے سرائم و طنبورہ من چہ مے سراید" کا نقشہ کھینچ رہے ہیں۔ گستاخی معاف یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ کسی نے مسلمانوں کے کان میں پھونک دیا ہے کہ تم میں سے ہر ایک امام وقت ہے۔ دوسروں کا نہیں تو کم از کم اپنا امام وقت ضرور ہے۔ تم جو معنی چاہو قرآن کریم و سنت رسول اللہ کے سمجھو۔ خیر یہاں تک تو کوئی بات نہ تھی مگر آپ کا یہ فرمانا کہ ہر ایک اپنے مفہوم کو پھیلانے کا بھی مستحق ہے تو سمجھ لیجئے یہی چیز ہے جس نے مسلمانوں میں وہ انتشار پھیلا رکھا ہے کہ جس کو دیکھ کر دردمند دل روتے ہیں۔ یہ بھانت بھانت کی بولیاں اس حد تک جا پہنچی ہیں کہ ایک شخص نے سائنٹفک قرآن لکھ مارا ہے۔ اور یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ جنت اسی دنیا میں کسی سیارے یا ستارے میں موجود ہے اور عمل صالح یہ ہے کہ اس سیارہ یا ستارہ میں پہنچا جائے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں علاج ہے اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہ میں علاج موجود ہے۔ مگر مسلمانوں نے اس کو فراموش کر دیا ہے اور دانشوروں کے چنگل میں پھنس گئے ہیں جو مثلاً اقتدار کے حصول کے لئے لا اکراہ فی الدین جیسے معصوم الفاظ کے یہ معنی کرتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ غیر مسلم اسلام میں داخل تو ہو سکتا ہے مگر گردن دئیے بغیر اس سے نکل نہیں سکتا ہے۔

ہاں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

اور حدیث صحیح میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت میں ایسے لوگ مبعوث کرتا رہے گا جو امت کے لئے تجدید و احیائے دین کیا کریں گے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تو فرماتے ہیں کہ تجدید و احیائے دین اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ ہر کوئی مسلمان کی ذمہ داری ہے

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

اب خاتم النبیین کے ان معنوں پر غور کیجئے جو بقول آپ کے "الٹی کھوپری" والوں نے پیش کئے ہیں +

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضلِ عمر ہسپتال میں ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے جس کا گریڈ حسب ذیل ہو گا :۔

۳۵۰-۲۵-۵۲۵-۴۰-۹۲۵

ٹیکنیکل الاؤنس ۲۵/- ماہوار کرایہ مکان ۲۵/- ماہوار

پرائیویٹ پریکٹس کی بھی اجازت ہو گی۔

خواہشمند دوست فوری طور پر اپنی درخواستیں مع سرٹیفکیٹ کی نقول بنام چیف میڈیکل افسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ بھجوا دیں +

کیا مکہ اور مدینہ کی برکتیں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں منتقل ہو گئیں؟

اکابر غیر مبائعین کے حیرت انگیز بیانات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

۱۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اخبار "پیغام صلح" ۳۰ جولائی ۱۹۱۴ء میں تحریر فرمایا:۔

"اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مکہ کی برکتیں مدینہ کو منتقل ہو گئیں اور حضرت علیؓ کے وقت میں مدینہ کی برکتیں دمشق اور دمشق کی برکتیں بغداد و قرطبہ کو منتقل ہو گئیں تو قادیان کی برکتیں لاہور منتقل ہوتے کونسی مشکل نظر آتی ہیں۔ اور پھر جبکہ لاہور وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں خدا کا برگزیدہ اپنے الہام "داغ ہجرت" کے ماتحت ہجرت کر کے آیا اور وفات پاتا ہے ... منشائے الٰہی میں لاہور نے مدینہ بننا تھا اور ہجرت کا رنگ آ کر لاہور کو مدینہ کی طرح قدرت ثانیہ کا مرکز ٹھہرانا تھا ... کسی خاص مقام کو خواہ وہ کیسا ہی بابرکت ہو حد سے زیادہ فضیلت دینے والوں کی تردید تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرما دی ہے چنانچہ فرماتا ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوٗن عند اللہ کیا تم ٹھہراتے ہو حاجیوں کے پانی پلانے کو اور عزت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے آباد کرنے کو اس شخص کی خدمت جیسا جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہے اور اللہ کے رستہ میں کوشش اور جہاد کرتا ہے اللہ کے نزدیک تو یہ ایک دوسرے کے برابر نہیں یہ آیت فیصلہ کن ہے اس میں ان لوگوں کے جواب ہیں جو بوجہ خانہ کعبہ کے متولی ہوتے اور اسکو آباد رکھتے اور بوجہ مرکز ہونے کے حاجیوں کی خدمت کرنے کا فخر کرتے تھے اور صحابہ پر طعن کرتے تھے کہ تم ان برکتوں سے محروم ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے گو یہ ایک اچھا کام ہے مگر اس کے مقابل میں وہ لوگ جو خدا اور یوم آخر پر ایمان رکھتے اور خدا کے رستہ میں مال و جان قول و فعل وعظ و تحریر سے جہاد کرتے ہیں۔ بدرجہا بڑھ کر فضیلت رکھتے ہیں اگرچہ وہ مکہ میں نہیں رہتے اور نہیں آ سکتے اور یہ اسی مرکز کا حال ہے جو تمام عالم اسلام کا قبلہ ہے ... یہ آیت قرآنی صاف بتلاتی ہے کہ خدا کے ہاں جو فضیلت پیدا کرنے والی چیز ہے وہ ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ ہے جہاں رہو ان دو چیزوں پر کاربند رہو انشاء اللہ تم خدا کے مقرب ہو۔ اور سب پر تم کو جناب الٰہی میں فضیلت ہونے کا وعدہ قرآن میں موجود ہے۔"

۲۔ جناب سید مسعود احمد شاہ صاحب سیکرٹری انجمن غیر مبائعین جہلم نے "مدینہ لاہور" کے عنوان سے احمدیہ بلڈنگس کی شان میں یہ قصیدہ شائع کیا۔ سے

ہفت اقلیم کا ہے آج خزینہ لاہور
بن گیا آج سلیمان کا نگینہ لاہور
میکدے تیرے سے وحدت کا جاری ہے پیغام
بادۂ صلح سے پُر ہے تیرا مینا لاہور
تجھ سے اسلام کو معراج خدا نے بخشا
بن گیا دین کا تو آج ہے زینہ لاہور
ہادی دین آج بنایا ہے خدا نے تجھکو
پا کا غیروں کے رہا حسرت و کینہ لاہور
مائدہ تجھ کو مسیحا نے دیا ہے تازہ
کھائیں گے غیر ترا نان شبینہ لاہور

(پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۳)

ٹ۔ یار ہے صدر عربی زبان میں چپاتی کو بھی کہتے ہیں۔

۳۔ جناب مولوی دوست محمد صاحب ایڈیٹر "پیغام صلح" احمدیہ بلڈنگس کو دنیا کے لئے علوم حکمت کا سرچشمہ" قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کسے معلوم تھا کہ وہ اینٹ اور پتھر کی دیواریں جو مذکورہ بالا بزرگوں نے اپنے ہاتھوں سے کھڑی کی تھیں تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عظیم الشان روحانی یونیورسٹی کی شکل اختیار کر کے کل دنیا کے لئے علوم و حکمت کا سرچشمہ بن جائے گی۔ احمدیہ بلڈنگس کے ان در مکانات کا بننا تھا کہ قادیان کا وہ سرچشمہ علوم و روحانیت جو ایک رجل من فارس کے ذریعہ ایمان کو دوبارہ دنیا میں لانے کا موجب ہوا تھا۔ لاہور کی طرف منتقل ہونا شروع ہو گیا ...... احمدیہ بلڈنگس کی سرزمین ... آج انوار روحانیت اور علوم کے انتشار کی وجہ سے جو اس جگہ سے چہار اطراف عالم میں ہو رہے ہیں اس کی عزت پھولوں کے سہروں سے بہت بڑھی ہوئی ہے وہ وقت بھی یقیناً آئے گا جب ظاہر پرست پھولوں کے سہروں سے اس جگہ کو پوجنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔"

"پیغام صلح" ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۲۷-۲۸

مندرجہ بالا اقتباسات جو بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں اعلان عام کر رہے ہیں کہ اگر مرکز اسلام مکہ اور مدینہ زادہما اللہ مجدھما وشرفھما کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ جانے کے الفاظ سے معاذ اللہ وہی مفہوم نکلتا ہے جو جناب امیر صاحب غیر مبائعین نے منبر رسول پر کھڑے ہو کر پیش فرمایا ہے تو کعبۃ اللہ کے خلاف "ابرہہ اور چنگیز سے بھی زیادہ خطرناک" سازشیں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں یقیناً عرصہ پچاس سال سے پرورش پا رہی رہیں!!

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خریداران الفرقان کیلئے ضروری اطلاع

ماہ اگست ۶۵ء کا الفرقان دس تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کیا جا رہا ہے براہ مہربانی وہ وصول فرما لیں۔ اس نمبر میں عیسائیت اور خنزیر، ضرورت مذہب، ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا موقف، شیعہ رسالہ معارف اسلام کا جواب، تشددات وغیرہ نہایت اہم مقالات ہیں۔ وی پی وصول نہ کرنے والوں کا رسالہ بند کر دیا جاتا ہے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے فرزند عزیز محمد نعیم کا نکاح مورخہ ۶ اگست بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں مکرم سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ احمدیہ نے ہمراہ عزیزہ بشریٰ عائشہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب قریشی بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ الحمد للہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔

(ملک محمد مستقیم ایڈووکیٹ منٹگمری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ کی صحت دو ہفتہ سے مختلف عوارضات کی وجہ سے خراب ہے (مبارک احمد ظفر زرگری ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب بہت کمزور ہو گئی ہیں (فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ)

۳۔ بندہ کے لڑکے عنایت اللہ پر ایک مقدمہ دائر ہے (اللہ دتہ بھٹی بنی سرور ضلع مظفر گڑھ)

۴۔ میرے والد چوہدری محمد اسلم صاحب عرصہ دو ماہ سے دل کی تکلیف اور سر چکرانے کی بیماری میں مبتلا ہیں (چوہدری) نعیم احمد صاحب عابد۔ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

۵۔ میرے بھائی محترم شیخ شریف احمد صاحب آف سرگودھا کی ناک کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد کراچی ۵)

وصایا

فروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسبات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۸۹ میں سعیدہ بیگم زوجہ مولوی عبدالرحیم صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن اورحمہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد موجودہ اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔

۱۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے

۲۔ بالیاں طلائی وزنی چھ ماشہ قیمت ۶۶/-

الامۃ :۔ سعیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ محمد عبدالستار سیکرٹری مال اورحمہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :۔ عبدالرحیم خاوند موصیہ اورحمہ ۔ ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۷۸۹۱ :۔ میں محمد عبداللہ شاہ ولد چراغ شاہ قوم قریشی پیشہ بیکار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے

۱۔ ایک مکان پختہ واقع مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور اس مکان کا رقبہ تقریباً دو مرلے ہے۔ موجودہ قیمت دو ہزار۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ مجھے میرے لڑکے کی طرف سے تیس روپے ماہوار بطور گذارہ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ محمد عبداللہ ولد چراغ شاہ مہدی محلہ چراغ منزل گوجرہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد :۔ محمد ظفر اللہ شاہ ولد عبداللہ شاہ

۲۱-۳-۶۵

مثل نمبر ۱۷۸۹۲ :۔ میں محمد اسلم چوہان ولد اللہ لوک چوہان، قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نارووال ڈاکخانہ کوٹلی باور فقیر چند ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ مئی ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔

اس لئے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۱۲۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :۔ محمد اسلم چوہان۔ معرفت منیر احمد چوہان اوورسیر وایڈ اسٹلمنٹ آرگنائزیشن ماڈل سرکل میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد :۔ عبداللطیف ولد مولوی محمد منشی خان صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ ناصر علی صدر جماعت احمدیہ میرپور

مثل نمبر ۱۷۸۹۳ :۔ میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری فضل کریم صاحب قوم الراعی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ چار صد روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ :۔ خورشید بیگم۔ گواہ شد :۔ فضل کریم خاوند موصیہ

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی طرف سے یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱۵۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	۳۰۰-۰۰
۱۵۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری احمد خان صاحب مرحوم ربوہ	۳۰۰-۰۰
۱۵۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد نذیر صاحب ماہی مرحوم ربوہ	۳۰۰-۰۰
۱۵۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب چیمہ مرحوم "	۳۰۰-۰۰
۱۵۵۔ محترمہ استانی امۃ العزیز عائشہ صاحبہ کوئٹہ	۳۰۰-۰۰
۱۵۶۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ السمیع صاحبہ "	۳۰۰-۰۰
۱۵۷۔ محترمہ صغورہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار خان صاحب امین آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰-۰۰
۱۵۸۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی	۳۰۱-۰۰
۱۵۹۔ محترمہ رشیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری الیاس احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰-۰۰
۱۶۰۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا	۳۰۰-۰۰

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دارالقضاء کے اعلانات

(۱)

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کا نپوری مالک یو۔ پی دکشا یزنگ ورکس مقابل سندھ اسمبلی بلڈنگ بندر روڈ کراچی ۱ نے درخواست دی ہے کہ میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد کا ۸ مئی ۱۹۵۶ء کو انتقال ہو گیا تھا۔ محلہ باب الابواب ربوہ میں قطعہ ۱۲/۶ رقبہ ایک کنال میں مرحوم کی جو دس مرلہ اراضی ہے وہ مرحوم کی بیوہ مسماۃ صغراں بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ مرحوم کے چھ لڑکوں اور تین لڑکیوں نے تحریری طور پر اپنے اس فیصلہ سے مکرم سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی ربوہ کو اطلاع دے دی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے

ناظم دارالقضاء ربوہ

۲

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب واقف زندگی ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم محمد اسماعیل صاحب معتبر مورخہ ۱۰/۱/۶۳ کو وفات پاگئے تھے۔ مرحوم کے نام دس مرلہ اراضی قطعہ ۲/۳ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ الاٹ ہے۔ ہم تمام ورثاء نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ اراضی اپنے بھائی مسعود احمد صاحب کے پاس فروخت کر دی جائے اور اس کی قیمت نیز والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت مبلغ تین صد روپے جو امانت تحریک جدید ۱۵۱۳/۲۸۲ میں جمع ہے مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء میں شرعی حصص کے مطابق تقسیم کر دی جائے (۱) مکرم مقبول احمد صاحب (۲) مکرم شجاع الدین صاحب (۳) مکرم محمود احمد صاحب قریشی (۴) مکرم مسعود احمد صاحب پسران (۵) محترمہ امۃ القوی صاحبہ (۶) محترمہ منظور النساء صاحبہ (۷) محترمہ صفیہ خاتون صاحبہ (۸) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ دختران معتبر صاحب مرحوم۔

اس درخواست پر ورثاء کے تصدیقی دستخط درج ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ اکروٹمنٹ ٹسٹ :۔

سینٹر پشاور ۔ چک لالہ ۔ سرگودھا ۔

اسامیاں :۔ لوئر ڈویژن کلرک تنخواہ ۱۱۰-۵-۱۵۰-۶-۱۸۰

شرائط :۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰ ۔

۲۔ سٹینو ٹائپسٹ :۔

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰/۱۰-۲۷۰/۱۵-۳۱۵ سپیشل ۲۵/۲

شرائط ۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ۔ شارٹ ہینڈ سپیڈ ۸۰

۳۔ ڈرافٹس مین بی کلاس ۔

تنخواہ ۱۹۵-۱۰-۳۱۵ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن ۔ ڈپلومہ ڈرافٹس مین

۴۔ ڈرافٹس مین سی کلاس :۔

تنخواہ ۱۲۵-۵-۱۵۰/۷-۲۲۰ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عملی تجربہ ۶ ماہ

۵۔ سٹور مین :۔

تنخواہ ۱۱۰-۵-۱۵۰/۶-۱۸۰ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن تجربہ اکاؤنٹنگ

درخواستیں :۔ ۸/۶۵-۲۰ تک بنام چیف انجینئر پی اے ایف پشاور (پ ٹ ۸/۶۵-۷)

بھرتی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل :۔

تنخواہ :۔ ۱۷۵-۱۵-۲۲۵-۱۵-۴۰۰ ۔ مکان مفت

شرائط :۔ ۱/۶۵-۳۱ کو عمر ۲۱ تا ۲۵ ۔ ایف اے / ایف ایس سی ۔ چھاتی ۳۳/۳۵ قد ۵ فٹ ۔ درخواستیں ۔ ۹/۶۵-۱۵ تک بشمول مصدقہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو و پوسٹل آرڈر مالیتی ۵/- بنام ڈائرکٹر آف پرزنز سنٹرل رینج بہاولپور ۔ (پ ٹ ۸/۶۵-۷)

(ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

احمدی طالبات کے والدین سے خطاب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نصب العین "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" ہے اگر آپ بیٹیوں کو خدمت سلسلہ و اسلام کے لئے تعلیم دلاتے ہیں تو اس سے بہتر مقصد کوئی نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اگر ملازمت غرض ہے تو سوچیں کہ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است ۔ کیونکہ اسلامی شعار پردہ دوران تعلیم بھی لازم ہے اور عام زندگی میں بھی بعض بعت کا واضح مسئلہ ہے بعض ملازمتوں میں پردہ ناممکن ۔ ہے اور بعض ملازمتوں کے حصول کے لئے ٹریننگ اور تعلیم کے دوران پردہ ناممکن ہے ۔ لہذا درخواست ہے کہ اپنی بیٹیوں کے مستقبل کے فیصلہ کرتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو ملحوظ رکھیں جو ہمارے لئے عدم تعمیل کرنا ایک پریشانی

(ناظر تعلیم)

فوری ضرورت

پٹرول پمپ سروس کے لئے مندرجہ ذیل عملہ کی ضرورت ہے

۱۔ سروس سپروائزر ۱ سروس مین ۲

کلرک ۱

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی ۔

شرائط :۔ کسی اچھے سروس سٹیشن پر کم از کم تین سالہ تجربہ

درخواستیں مع سفارش مقامی امیر بھجوائیں ۔ ۲۰ اگست سے قبل بالمشافہ پتہ ذیل پر ملیں ۔

چوہدری بشیر احمد

جینکو ابدالی سروس سٹیشن ۔ ابدالی روڈ چوک نواں شہر ملتان

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل مدات کی فراہمی کے سلسلہ میں صرف یو ایس کے مینوفیکچررز / سپلائیرز کے ٹنڈر مطلوب ہیں اگر یہ ٹنڈر ان مینوفیکچررز سپلائیرز کے پاکستانی ایجنٹوں کی وساطت سے آئیں تو یہ امر لائق ترجیح ہوگا ۔ یہ ایجنٹس واضح طور پر اپنی کمیشن بھی لکھیں جو ان کی پیش کردہ قیمتوں میں شامل ہونی چاہیئے

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	مکمل ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	دھولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	PG 192/D4 (AID LOAN NO 070) 64 پمپنگ پلانٹ برائے ایچ ایس ڈی آئل = ایک عدد	۱۰ روپے	۸/۶۵-۹ تا ۹/۶۵-۲۵	۹/۶۵-۲۷ ۸ بجے صبح	۹/۶۵-۲۷ ۸½ بجے صبح

۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز و انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے جمعہ کے سوا کام کے تمام دنوں میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مذکورہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ آرڈر حاصل کر سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر ، چیک ، بنک ڈرافٹ ، گارنٹی بانڈ ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کی دستاویز بلاقیمت دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۳ ۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ ، نیویارک ۲۱ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں ۔

صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں ہی قابل قبول ہوں گی ۔

ٹنڈر ایسے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس وقت موجود ہونا پسند کریں گے

۴۔ کوئی ٹنڈر یا اس کے ضمن میں استفسار یا ادائیگی دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر نہ بھیجیں ۔

اے حمید پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز لاہور

ولادت

الله تعالیٰ نے میرے خالہ زاد بھائی مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم ایس سی کو شادی کے چھ سال بعد مورخہ ۶ اگست کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے ۔ نومولودہ حکیم فیض الدین صاحب ملتانی کی پوتی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ نومولودہ کو الله تعالیٰ لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو ۔

(مرزا صلاح الدین انجینئر نی واحد حسین حامی)

۲۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو دوسرا بھائی عطا فرمایا ہے ۔ حضور ایدہ الله تعالیٰ نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "لطیف احمد" تجویز فرمایا ہے ۔ نومولود بشیر احمد صاحب سنوری کا نواسہ اور نور احمد صاحب سرہندی کا فرزند ہے احباب دعا فرمائیں کہ نومولود کو الله تعالیٰ خاندان کے لئے مبارک کرے اور دین کا خادم بنائے

منیر احمد سنوری ۔ کوارٹر ۱۰۹

G6 - 1.2 ISLAMABAD

اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کی بجا آوری کی انسان میں طاقت نہ ہو

اسی لئے جو کام اس زمانہ میں امتِ محمدیہ کے سپرد ہوا ہے وہ اس کی طاقت کے عین مطابق ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(۱) لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جس کی بجا آوری کی انسان میں طاقت نہ ہو یا اس کی استعداد اور قابلیت سے بالا ہو پس جب کہ اس کی طرف سے ہمیشہ ایسے ہی احکام نازل ہوتے ہیں جن پر عمل انسانی قدرت سے باہر نہیں ہوتا تو لازماً سب ذمہ داری انسان پر ہی عاید ہوتی ہے اور انعاماتِ الٰہیہ کا بھی وہی مستحق ٹھہرتا ہے اور عدم تعمیل کی بنا پر سزا کا بھی وہی مستحق قرار پاتا ہے۔ اسی لئے آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ یعنی اگر اچھا عمل کرے گا تو اس کا فائدہ بھی اسے ہی پہنچے گا اور اگر برا کام کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہوگا۔

(۲) اس آیت میں اس مضمون کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کام اس زمانہ میں امتِ محمدیہ کے سپرد ہوا ہے وہ اس کی طاقت اور قابلیت کے عین مطابق ہے اور ایک دن وہ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دنیا کو دکھا دے گی کہ وہ اس منصب کی سب سے زیادہ اہل تھی۔ اگر یہی کام پہلے کسی نبی کی امت کو کرنا پڑتا تو وہ اسے کبھی سر انجام نہ دے سکتی۔

(۳) اس آیت میں اسلام کی اس فضیلت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے تمام احکام میں انسان کی کمزوریوں اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی لچک رکھی گئی ہے کہ ہر حالت میں وہ ان پر عمل کر سکتا ہے مگر باقی مذاہب اپنی تعلیم میں یا تو افراط کی طرف چلے گئے ہیں یا تفریط کی طرف اور اس طرح وہ اپنے حقیقی توازن کو کھو بیٹھے ہیں اور قلوب پر ان کی حکومت جاتی رہی ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو فطرتِ انسانی کے مطابق تعلیم دینے کی وجہ سے انسان کے دل پر حکمرانی کرتا ہے۔

(۴) اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ جب تم کو تمام احکام تمہاری طاقت اور قابلیت کے مطابق دیئے گئے ہیں اور تم پر کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں ڈالا گیا تو اب تمہارا فرض ہے کہ تم بھی دیانت داری کے ساتھ ان احکام پر ایسا عمل کرو جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے۔

(۵) اس آیت میں کفارہ کا بھی رد کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گناہوں سے بچنا انسانی مقدرت سے بالا نہیں بلکہ ہر انسان کے اندر ایسی طاقت رکھی گئی ہے کہ وہ اگر گناہوں پر غالب آنا چاہے تو آ سکتا ہے پس اس کی نجات کے لئے کسی کفارہ کی ضرورت نہیں بلکہ انسان کو خود اپنے فطری قویٰ کو ابھارنے اور ان سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ میں بتایا ہے کہ ہم نے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ اگر کوئی اچھا کام کرے گا تو اسے اس کا فائدہ پہنچے گا اور اگر کوئی برا کام کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی پہنچے گا۔

کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب کی نسبت اکتساب میں زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے پس نیکی کے متعلق کسب اور بدی کے متعلق اکتساب کا لفظ رکھ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نیکی ایک فطری چیز ہے جس پر عمل انسان کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہوتا لیکن بدی ایک غیر فطری چیز ہے جو اخلاقی قوتوں کو برمحل استعمال نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے مرتکب کو ایسے رستہ پر چلنا پڑتا ہے جو اس کے لئے تکلیف اور اذیت کا باعث بنتا ہے۔

پھر ان الفاظ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ نیکی تو ہر حال میں قابل جزا ہے۔ لیکن بدیوں میں سے صرف اس بدی کی سزا ملے گی جس میں اکتساب کا رنگ پایا جائیگا یعنی قصداً اور ارادتاً اس کا ارتکاب کیا جائے گا۔

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۵۶ و صفحہ ۶۵۷)

مجاہدینِ آزادی سرینگر کی طرف بڑھ رہے ہیں

کٹھ پتلی حکومت نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا

کراچی ۱۱ اگست۔ کل صبح یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق سری نگر اور پونچھ کے علاقہ میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ اب تک چھ مقامات پر خونریز تصادم ہو چکا ہے جس میں کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج کا زبردست جانی نقصان ہوا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ حریت پسند ہلکی مشین گنیں۔ رائفل، دستی بم اور ۸۰ ملی میٹر کے راکٹ بھی استعمال کر رہے ہیں۔ بھارتی حکومت نے جنگ آزادی کو کچلنے کے لئے فوج کو اندھا دھند فائرنگ کا حکم دے دیا ہے۔ کل رات فوج نے سری نگر میں دو مقامات پر فائرنگ کی جس سے چھ کشمیری حریت پسند شہید اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔

رائٹر نے نئی دہلی سے خبر دی ہے کہ سری نگر سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ باخبر حلقوں کے مطابق کٹھ پتلی وزیر اعظم صادق نے وزیر اعظم شاستری سے درخواست کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا جائے کیونکہ یہاں عوام نے مسلح بغاوت کر دی ہے۔

نیوز ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق سری نگر سے سو میل دور پونچھ کے شمال مشرق میں گھمسان کی جنگ ہوئی تھی جو چھ گھنٹے جاری تھی جو چھ گھنٹے جاری رہی۔ نیوز ایجنسی نے الزام لگایا ہے کہ یہ حریت پسند دراصل پاکستانی ہیں جو ریاست میں گھس آئے ہیں اور ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے اور وہ پوری طرح مسلح ہیں۔

اس نیوز ایجنسی نے جموں سے خبر دی ہے کہ ہفتہ کو بھارتی فوجوں اور پاکستانی تخریب پسندوں میں کم سے کم بارہ مرتبہ جھڑپ ہو چکی ہے۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن نے اطلاع دی ہے کہ کشمیر میں صورت حال سری نگر کی حکومت کے کنٹرول سے باہر ہوتی جا رہی ہے اور حکومت نے کشمیر میں بھارتی فوج کو اندھا دھند فائرنگ کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں مقبوضہ ریاست میں بھارتی فوجوں کی تعداد برابر بڑھتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود حریت پسندوں کے حوصلے بہت بلند ہیں اور وہ اپنے وطن کو بھارتی سامراج کے شکنجے سے نجات دلانے کے لئے فیصلہ کن جنگ لڑنے پر کمربستہ ہیں۔

کشمیری مہاجرین نے جو کل آزاد کشمیر پہنچے ہیں بتایا ہے کہ حریت پسند اسلحہ سے لیس ہیں اور وہ ایک ایسی طاقت ہیں جس کا مقابلہ کرنا مشکل ہے انہوں نے بتایا کہ کل بھارتی فوجیوں سے جو جھڑپ ہوئی تھی اس میں حریت پسندوں نے بھاری تعداد میں بھارتی اسلحہ چھین لیا انہوں نے بھارتی فوج پر اچانک حملہ کر دیا تھا جس سے بھارتی فوج کے جوان اسلحہ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

بھارت کے الزامات بے بنیاد ہیں

وزارتِ دفاع کے ترجمان کا بیان

راولپنڈی ۱۱ اگست۔ وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بھارت کے اس الزام کو بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا ہے۔ کہ پاکستان کی فوج مقبوضہ کشمیر میں گھس گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس قسم کی الزام تراشیاں بھارت کا پرانا ہتھکنڈہ ہے اس کی عادت ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کا الزام پاکستان کے سر تھوپ دیا جاتا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں صرف یہ ہو رہا ہے کہ جن لوگوں کو سنگینوں اور طاقت کے بل پر غلام بنائے رکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی، وہ اب ظلم و ستم کی طاقتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

کراچی۔ کے کشمیری حلقوں نے بھی بھارت کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان آرمی کے جوانوں نے جو سیاہ لباس پہنے ہوئے ہیں مقبوضہ کشمیر میں گھس کر حکومت کے خلاف تخریبی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ ان حلقوں نے کہا کہ مقبوضہ ریاست کے عوام کی بغاوت اور اقوام متحدہ کی کونسل کے قیام سے بھارت کے اوسان خطا ہو گئے ہیں۔ جس کی بنا پر اس نے پاکستان پر تخریبی سرگرمیوں کا الزام لگانا شروع کر دیا ہے۔